



سوانحی خاکہ

# ایلن گنسرگ

انجم نعیم



## ۶۰

اس وقت پیش کئے گئے جب وہ سرکاری اہلکاروں کی نگاہ میں ناپسندیدہ سمجھے جاتے تھے۔ اپنی مشہور زمانہ نظم ”ہاول“ کے علاوہ انہوں نے اپنی کئی اور تصنیفات پیش کیں جو شائع ہوتے ہی ادبی حلقے میں زبردست موضوع بحث بنیں اور شعور کی رو کی تکنیک کو ادب میں نہایت بااثر اور خوبصورت انداز میں برتنے کا ایک چلن بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ ان پر فحش نگاری اور نہایت کھدرے انداز میں اپنی بات پیش کرنے کا الزام لگایا گیا۔ ”ہاول“ کی خواندگی کی وجہ سے فحش نگاری کے الزام میں سینٹی لائٹ بس کے مالک لارنس فارلینٹی کو گرفتار کر لیا گیا اور حکام نے گنسرگ کو اغلام بازی کی تشہیر کرنے کے جرم میں ماخوذ کیا۔ اور بعض حلقوں کی جانب سے کہا جانے لگا کہ گنسرگ اور ان کے ساتھی اپنی محرمیوں اور ناکامیوں کا زہر نہایت منصوبہ بند انداز میں پوری نئی نسل میں پیوست کر رہے ہیں۔ لیکن یہ سارے الزامات آہستہ آہستہ اپنی موت آپ مرتے چلے گئے اور زندگی کی تلخ حقیقتوں کی عکاسی کرنے والا یہ ادب موضوع اور فارم، دونوں سطح پر پورے عالمی ادب میں ایک نہایت خوشگوار تندیلی کا سبب بنا۔ لیکن جبکہ کیراک، ولیم کارلوس وٹینس اور کینیڈیٹھ ریکس روتھ نے ہر محاذ پر گنسرگ کی مدافعت کی اور انکی ادبی اہمیت کھل کر مباحثوں کا آغاز کیا۔ جبکہ کیراک اور وٹینس کے اثرات گنسرگ کی شاعری پر صاف نظر آتے ہیں۔

گنسرگ جس وقت ادب تخلیق کر رہے تھے اس وقت مغرب میں متصوفی یا نہ تصورات نے ایک بہت بڑے حلقہ کو اپنا اسیر بنا رکھا تھا۔ علمی سطح پر روحانیت موضوع بحث بنی ہوئی تھی اور گنسرگ بھی اس رجحان سے خود کو نہیں بچا پائے۔ انیسویں صدی کی مانوق الفطرت تصورات سے مملو شاعری نے گنسرگ پر نمایاں اثر ڈالا تھا اور بلیک ان کے پسندیدہ شاعروں میں شمار ہوتے تھے۔ روحانی تجربات مثبت اور منفی دونوں اثرات ڈالتے ہیں۔ گنسرگ بھی اس سے اپنا دامن نہیں بچا سکے اور ذہنی سکون کے لئے انہوں نے منشیات کے دامن میں پناہ لی۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کی مشہور نظم ”ہاول“ ہی نہیں بلکہ بعض دوسری اہم تصنیفات بھی اس وقت وجود میں آئیں جب ان پر منشیات کے اثرات حاوی تھے۔ سیاسی سطح پر ان کا رجحان اُس معاشرتی انقلابی روایت کے قریب تھا جو ناک اور وٹ مین کی امریکی شاعری میں نمایاں نظر آتا ہے۔ نازی گیس چیمبر اور ویتنام جیسے موضوعات ان کی نظموں میں بار بار مختلف انداز سے نظر آتے ہیں۔

اپریل ۱۹۹۶ میں انتقال کے بعد ان کی تصنیفات پر دنیا بھر میں مذاکروں کا اہتمام کیا گیا اور تھیورہ، ایمرسن، اور وٹ مین کی شاعری روایت کا انہیں ایک معتبر امین قرار دینے کی کوشش کی گئی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ادب میں ایک مقبول رجحان کی تخلیق کرنے والے گنسرگ دوسرے بیٹ شعراء کی صف میں بھی سب سے مختلف اور ممتاز نظر آتے ہیں۔ □

کی دہائی کے آخری دنوں میں، ہم ہندوستان میں جس بیٹ جزیرینہ تحریک کے حوالے سے اپنے ادب کی شناخت قائم کرنے کی کوشش کر رہے تھے، اس تحریک نے ۱۹۴۰ اور ۵۰ کی دہائی کی درمیانی مدت میں امریکی ادب میں ایک فکری طوفان برپا کر دیا تھا۔ جس طرح فرانس کے تاثراتی آرٹسٹوں نے بیس میں ایک چھوٹے سے دائرے سے اپنی تحریک کی شروعات کر کے اُس فن و ادب کی مقبول ترین فکری تحریک کی شکل عطا کی تھی، بیٹ جزیرینہ کی تحریک بھی اُسی طرح جبکہ کیراک، ایلن گنسرگ، نیل کیڈی اور ولیم ایس بوروز کی بعض نشستوں کا ماحصل تھی جس نے عالمی سطح پر ادب کو متاثر کیا۔ ۴۰ کی دہائی کے وسط میں ان رفتا نے کولمبیا یونیورسٹی میں اپنی اس فکر کو ایک نظم کی صورت دی اور اس دائرے کو وسیع کرتے ہوئے جلد ہی سان فرانسسکو تک پہنچ گئے جہاں گیری سینڈر، لیو وٹچ اور لارنس فرلنگٹی پہلے سے ہی ان کی اس فکری تحریک کو اپنی تخلیقات کا حصہ بنا چکے تھے۔ اس پوری ادبی تحریک میں جہاں جبکہ کیراک کو فکری بنیاد فراہم کرنے والے کی حیثیت سے سب سے اونچا مقام حاصل ہے وہیں گنسرگ اپنی تخلیقی پیشکش کی وجہ سے سب سے معتبر درجہ رکھتے ہیں۔

اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ ایلن گنسرگ معاصر شعری ادب کا سب سے جانا پہچانا نام ہے۔ ۱۹۲۶ میں نیویارک میں ان کی پیدائش ہوئی اور ۱۹۳۸ میں یونیورسٹی آف کولمبیا سے انہوں نے بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ گنسرگ کی ابتدائی زندگی نہایت مشتقوں بھری تھی اور انہوں نے زندگی گزارنے کے لئے ابتدا میں ایسے ایسے معاشی سہارے اختیار کئے جسے شاید ان کے شانیاں شان نہ سمجھا جائے لیکن ایک عملی انسان کی حیثیت سے انہوں نے اپنی بعد کی مقبولیت والی زندگی میں بھی اس پر اظہارِ تاسف نہیں کیا بلکہ اس کا ذکر نہایت فخر سے کیا کرتے تھے۔ ڈینور میں رات میں سامان اٹھانے والے مزدور یا کارگو شپ میں فنی کام کرنے والے گنسرگ جب اپنی شاعری میں ان تجربات کو ایک فنی شناخت دینے کی کوشش کرتے ہیں تو اُس میں حقیقت اپنی پوری شاہت کے ساتھ جلوہ افروز نظر آتی ہے۔

۵۰ کی دہائی کے ابتدائی سال گنسرگ کی زندگی میں بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ یہی وہ دور ہے جب انہوں نے ادب میں اپنے مخصوص فکری اور شعری رویے کی وجہ سے عالمی سطح پر اعتبار اور مقبولیت حاصل کی اور بیٹ جزیرینہ کی تحریک پوری دنیا میں ایک ادبی حوالے کے طور پر ادب کا حصہ بنی۔ بعض فکری تنازعات کے باوجود ان کی ادبی حیثیت کو ان کی زندگی میں ہی قبول کیا گیا اور انہیں متعدد اعزازات سے نوازا گیا۔ ووڈبری پوسٹری پرائز، کینیڈیم فیوشپ، نیشنل بک اورڈر فار پوسٹری، این ای اے گرائٹس اور کولمبس فاؤنڈیشن کی جانب سے لائف ٹائم اچیومنٹ اورڈر انہیں

بکر پاری آئی

© لہ ہی۔ ذیلیو ڈیلو ہی